بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر (انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر23 شمارہ نمبر11 - ماہ نبوت 1397 ہجری شمسی بمطابق نومبر 2018ء

قرآن کریم

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ (ال عمران : 93)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

(ترجمہ از۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیثِ مبارکہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کی کھجوروں کے باغات تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بیرحا نامی تھا۔ جو حضرت طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بہت پسند تھا اور مسجد (نبوی ﷺ) کے سامنے بالکل قریب تھا۔ آنحضرت ﷺ بالعموم اس باغ میں جاتے اور اس کا میٹھا اور عمدہ پانی پیتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ“ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ ﷺ پر اس مضمون کی آیت نازل ہوئی ہے اور میری سب سے پیاری جائیداد بیرحا کا باغ ہے۔ میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرہ میں شامل کرے گا۔ حضور ﷺ اپنی مرضی کے مطابق اسکو اپنے مصرف میں لائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ”واہ واہ! بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ مال ہے، بڑا نفع مند ہے اور جو تو نے کہا وہ بھی میں نے سن لیا۔ میری رائے یہ ہے کہ تم یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو دے دو“۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچیرے بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

(بخاری ـ کتاب التفسیر باب لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام

”مال کے ساتھ محبت نہیں چاہئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۔ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ جن سے تم پیار کرتے ہو۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ آج کل کے حالات کا مقابلہ کیا جاوے تو اس زمانہ کی حالت پر افسوس آتا ہے کیونکہ جان سے پیاری کوئی شے نہیں اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ہی دینی پڑتی تھی۔ تمہاری طرح وہ بھی بیوی اور بچے رکھتے تھے جان سب کو پیاری لگتی ہے مگر وہ ہمیشہ اس بات پر حریص رہتے تھے کہ موقع ملے تو اللہ تعالیٰ کی رہ میں جان قربان کر دیں۔“ (کلمہ طیبہ صفحہ 14)

بیکاری اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے۔ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیار چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو؟ کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولا کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں خدا ٹھگا نہیں جاتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ! جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروانہ کریں۔ کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔“ (رپورٹ جلسہ سالانہ۔ 1897ء صفحہ 79)

”دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقا اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۔ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔“ (الحکم جلد 4 نمبر 30 مؤرخہ 24 اگست 1900ء صفحہ 4)

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 3 صفحہ 130، 131)

مشعلِ راہ

مضطر بن کر دعا کرو خدا سنے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آیت اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ۔۔۔کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں:

’’اس میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ دیکھو مصیبت زدہ لوگوں کی دعاؤں کو کون قبول کرتا ہے۔صرف اللہ تعالیٰ ہی قبول کرتا ہے۔اور جب وہ ایسی حالت میں ہوں جب مضطر ہوں ۔مضطر اس کو کہتے ہیں جو اپنے چاروں طرف مشکلات اور ابتلاؤں کو دیکھتا ہے۔اسے اپنی کامیابی کا کوئی مادی یا دنیاوی راستہ نظر نہیں آتا اور صرف اور صرف ایک راستہ نظر آتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ ہے۔خدا تعالیٰ کہتا ہے یہ مضطر ہیں جو میری طرف آتے ہیں جن کے لئے دنیا کے تمام راستے بند اور مسدود ہو چکے ہوتے ہیں ۔مضطر کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب کوئی راستہ نظر نہ آئے تو گھبراہٹ میں اضطراب شروع ہو جائے کہ ہم کدھر جائیں۔ بلکہ مضطر کا مطلب جیسا کہ میں نے کہا یہ ہے کہ جب تمام راستے بند ہو جائیں، تمام راستے مسدود ہو جائیں تو ایک طرف روشنی کی کرن نظر آئے اور وہ اس کی طرف دوڑے۔اگر ہر طرف آگ نظر آ رہی ہو تو دیوانوں کی طرح بے چین ہو کر دوڑنے والے کو مضطر نہیں کہتے۔کیونکہ اگر اس طرح وہ گھبراہٹ میں دوڑے گا تو خود آگ میں پڑ جائے گا بلکہ ہر طرف کی آگ دیکھنے کے بعد جب اسے امن کا ایک راستہ نظر آ رہا ہو، اسے ایک طرف پناہ نظر آ رہی ہو اور وہ اس معین راستے کی طرف چلا جائے تو وہ شخص ایسا ہے جو مضطر کہلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسے شخص کو پھر آگ سے بچانے والا ہوں۔میں اس کی پناہ گاہ ہوں۔آگ کی تپش سے بچانے والی ٹھنڈی چھاؤں میں ہوں۔میری طرف آؤ۔مجھ سے پناہ طلب کرو۔میں تمہیں ان ابتلاؤں سے نکالوں گا۔ اس یقین سے میری طرف آؤ کہ ہمارا خدا ہے جو ہمیں اس ابتلا سے نکالنے والا ہے تو میں تمہیں تمہارے اس یقین کی وجہ سے اس ابتلا سے نکالوں گا۔تمہاری دعاؤں کی وجہ سے تمہیں اس ابتلا سے نکالوں گا۔۔۔

پس جو شخص ایسا مضطر بن جائے جو خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اپنا ملجا و ماویٰ نہ سمجھے کوئی پناہ کی جگہ نہ سمجھے، جو خدا کے سوا کسی اور کو ان ابتلاؤں سے نجات دلانے والا نہ سمجھے تو وہی حقیقی مضطر ہے اور اس کی دعائیں عجائب دکھانے والی بنتی ہیں۔دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ یقین ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا کہ ہر قسم کے اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے۔اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں جہاں ہمیں روشنی کی کرن نظر آتی ہو اور جب ایسی حالت پیدا ہو جائے، جب اس طرح کی اضطرار کی کیفیت آ جاتی ہے تو پھر اس قسم کے مضطر کے پاس اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق دوڑتا ہوا آتا ہے اور اس کی مشکلات اور مصیبتیں دور کر دیتا ہے۔اس کی تکالیف ہوا میں اڑ جاتی ہیں۔چاہے وہ ذاتی تکالیف اور مشکلات ہوں یا جماعتی تکالیف اور مشکلات ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف یہی نہیں ہوگا کہ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ ہو یعنی اللہ تعالیٰ تکلیفوں کو دور کر دے اور بس۔یہ کافی ہو گیا۔اللہ تعالیٰ جب انعامات دیتا ہے تو اس کے انعامات لامحدود ہوتے ہیں۔کسی بھی حد تک وہ انعامات کو بڑھا سکتا ہے۔پس یہاں بھی جب تکلیف میں مبتلا مومنوں کی تکلیفوں کو دور کرنے کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ۔کہ وہ تمہیں زمین کے وارث بنا دیتا ہے۔وہ بڑے بڑے ظالموں، جابروں اور سرکشوں کو تباہ کر کے مظلوم اور کمزور نظر آنے والوں کو ان کی جگہ بٹھا دیتا ہے۔پس جہاں انفرادی طور پر مضطر کی دعا سن کر اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے وہاں قومی رنگ میں بھی اس کی تکلیفوں اور ابتلاؤں کو دور کرتا ہے۔اور یہی ہمیں قرآن کریم نے دوسری جگہ پر بھی بتایا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ جب پہلی قوموں نے رسولوں کیساتھ اور ان کی قوموں کیساتھ ظالمانہ سلوک کیا تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ہم نے انہیں تباہ کر دیا اور مظلوموں کو ان کی جگہ دے دی۔پہلے لوگ بڑے بڑے جابر اور بڑے بڑے جاہ وجلال والے تھے لیکن ان کے نام تک مٹ گئے۔پس یہ قانون آج بھی اسی طرح قائم ہے جس طرح پہلی قوموں کے لئے قائم تھا۔۔۔

پس جماعتی مشکلات کے دور کرنے کے لئے بھی ہمیں اسی اضطراب کی ضرورت ہے جس طرح بعض دفعہ ہم دعاؤں میں اپنے ذاتی مقاصد کے لئے دکھاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ کثرت سے اور بار بار دعا شرط ہے۔پس یہ خیال کر لینا کہ ہم نے رمضان میں دعائیں کر لیں اور کافی ہو گیا تو ہم پر واضح ہونا چاہئے کہ یہ کافی نہیں ۔ابھی ہمیں مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہے اور انسان کو ہمیشہ مسلسل دعاؤں کی ضرورت رہتی ہے۔جب اللہ تعالیٰ ہمیں کھلی فتح بھی عطا فرما دے گا تو پھر بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہوگی ۔غرض کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں کبھی بھی کمی نہیں ہونی چاہئے، نہ ایک مومن کبھی یہ برداشت کر سکتا ہے۔تکلیفوں میں بھی ہمیں اضطراب کی ضرورت ہے اور آسانیوں اور آسائشوں میں بھی ہمیں یادِ خدا کی ضرورت ہے۔پس ایک مومن کبھی خود غرض نہیں ہوتا۔نہ ہی عارضی اور وقتی دعاؤں اور جوشوں کو کافی سمجھتا ہے بلکہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق رہتا ہے اور رہنا چاہئے۔یہ ایمان اور تعلق ہی ایک مومن کو عام حالات میں بھی دعا کی قبولیت کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ ’’یاد رکھو غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے‘‘ (تفسیر حضرت موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 58۔ملفوظات جلد 3 صفحہ 31۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

(الفضل انٹرنیشنل 29 اگست 2014 تا 11 ستمبر 2014۔صفحہ 6،7)

بقیہ صفحہ:3

بہت سے مہمانوں نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ وہ اگلی دفعہ بھی ضرور اس Information Day میں شامل ہوں گے اور اپنے حلقۂ احباب کو بھی اس کے بارہ میں بتائیں گے۔بعض نے تو اس عزم کا اظہار بھی کیا کہ اگلی دفعہ نہ صرف خود تشریف لائیں گے بلکہ اپنے جاننے والوں کو بھی ساتھ لائیں گے۔

یادگاری Souvenir کے طور پر مہمانوں کو ایک کارڈ دیا گیا جس کے ایک طرف جامعہ احمدیہ جرمنی کی تصویر تھی اور دوسری طرف مہمان کا نام عربی رسم الخط میں calligraphy کے انداز میں لکھا جاتا تھا۔

اس پروگرام میں کل 60 جرمن مہمان تشریف لائے تھے۔الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس پروگرام کے نیک ثمرات عطا فرمائے اور جامعہ و جماعت احمدیہ کو مزید بہتر پروگرام منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو جماعت کے لیئے مفید ہوں اور دینِ حق اسلام احمدیت کا پیغام پھیلانے والے ہوں۔آمین۔ (رپورٹ مرتبہ: مکرم شعیب عمر صاحب۔مربی سلسلہ)

بقیہ صفحہ:4

عطا فرمائے۔

☆ مؤرخہ 23 ستمبر 2018ء بروز اتوار Hannover میں ایک عرب تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔جس میں ایک عرب فیملی نے شرکت کی۔میٹنگ کا دورانیہ تقریباً 2 گھنٹے کا تھا۔احباب نے جماعتی عقائد میں کافی دلچسپی ظاہر کی اور آئندہ جماعت سے تعلق رکھنے کا وعدہ کیا۔اللہ کے فضل سے اب ان سے مستقل رابطہ قائم ہے۔

☆ اسی طرح Bremen میں بھی ایک عرب تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔جس میں 15 احباب شامل ہوئے۔میٹنگ کا دورانیہ تقریباً 2 گھنٹے کا تھا جس میں جماعت کا تفصیلی تعارف پیش کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔آخر پر مہمانوں کے سوالوں کے تفصیلاً جوابات دیئے گئے۔

☆ فعال داعین الی اللہ مکرم محمد الکیال صاحب، مکرم عماد رسلان صاحب، مکرم امجد الحوارنی صاحب، مکرم آزاد علی کرد صاحب اور مکرم احمد دیاب صاحب اللہ تعالی کے فضل سے بڑے جذبے کے ساتھ جماعتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ہر ویکنڈ تبلیغ کے لئے وقت دیتے اور باقاعدگی سے جماعتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔دعا ہے اللہ تعالی انہیں ہمیشہ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے۔

☆ ماہ ستمبر میں محض اللہ تعالی کے فضل سے 06 افراد نے بیعت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

☆ جلسہ سالانہ اور میٹنگز کے ذریعہ تقریبا 130 احباب کو حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچایا گیا۔

☆ 30 نئے عربوں سے تبلیغی رابطے ہوئے۔

☆ مختلف شہروں میں جماعت کی طرف سے منعقد ہونے والی اسلام کے متعلق ہونے والی نمائشوں میں عرب احمدیوں کو ڈیوٹی کی توفیق ملی۔

☆......☆......☆

Information Day

جامعہ احمدیہ جرمنی

3 اکتوبر کا دن ملکِ جرمنی کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ 3 اکتوبر 1990ء کو مشرقی جرمنی (DDR) اور مغربی جرمنی (BRD) دونوں آپس میں اتحاد کر کے دوبارہ ایک مُلک بن گئے تھے۔ چنانچہ اس عظیم اتحاد کی خوشی اور یاد میں 3 اکتوبر جرمنی میں قومی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اور اس دن پُورے جرمنی میں عام تعطیل ہوتی ہے۔

چونکہ جرمنی میں یہ دن ایک اتحاد کی علامت ہے چنانچہ اس کی مناسبت سے جرمنی بھر کی مساجد میں اس دن Tag der offenen Moschee یعنی (Open Day) منایا جاتا ہے۔ اس کا آغاز کولون میں جرمنی میں مسلمانوں کی مرکزی کونسل (ZDM) نے مؤرخہ 3 اکتوبر 1997ء کو کیا۔ پہلے سال میں جرمنی بھر کی تقریباً 600 مساجد نے اس میں حصہ لیا جس میں جماعت احمدیہ جرمنی کی بھی تمام مساجد شامل تھیں۔ تب سے تمام مسلمان کمیونٹیز ہر سال 3 اکتوبر کو Open Day مناتی چلی آ رہی ہیں اور اپنی مساجد میں ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کرتی ہیں۔ اور اس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ غیر مسلم احباب بھی اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کر سکیں۔

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ جرمنی بھی آغاز سے ہی اس پروگرام میں بھرپور حصہ لے رہی ہے اور ہر سال بہت سے مہمانوں کی مہمان نوازی کی توفیق پا رہی ہے۔ اس کے ذریعہ سے جہاں مساجد کے قریب رہنے والوں اور دیگر شہریوں کے ساتھ تعارف بڑھتا ہے وہاں یہ موقع بھی ملتا ہے کہ آپس میں اکٹھے بیٹھ کر مختلف موضوعات پر بات چیت کر سکیں اور اسلام کی حقیقی تعلیم کا پرچار کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جامعہ احمدیہ جرمنی کو بھی ایک Information Day منعقد کرنے کا موقع ملا۔ اس دن شہر Riedstadt اور اس کے گرد و نواح کے شہریوں کو مدعو کیا گیا اور جامعہ احمدیہ کے دروازے صبح 10:30 سے لے کر شام 5:30 بجے تک مہمانوں کے لیے کھولے گئے۔

پروگرام کی تیاری کے لیے محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی نے چند اساتذہ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی۔ کمیٹی کے اجلاس میں پروگرام کو حتی الوسع کامیاب بنانے، مختلف دلچسپ معلوماتی پروگرامز کی تشکیل اور نمائش سمیت مختلف امور کی انجام دہی کے لئے طریقۂ کار کی پلاننگ کی گئی۔ چنانچہ دعوت نامہ کے طور پر ایک Flyer تیار کیا گیا جس میں جامعہ احمدیہ و جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف نیز Information Day کے پروگرام کی تفصیل درج تھی۔ یہ Flyer پرنٹ کروایا گیا اور اسے پھر جامعہ کے طلباء نے Riedstadt اور ارد گرد کے تمام علاقے میں گھر گھر جا کر تقسیم کیا۔ نیز شہر کے میئر کو خصوصی طور پر اس پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی۔

اس کے ساتھ ساتھ Riedstadt شہر کے اخباری نمائندگان کو اس پروگرام سے مطلع کیا گیا جس پر شہر کی ہفتہ وار لوکل اخبار Ried-Information نے اس پروگرام کے انعقاد کی خبر شائع ہوئی۔ نیز شہر Riedstadt اور ضلع Groß-Gerau سے شائع ہونے والے روزنامہ اخبارات بالترتیب Ried-Echo اور Groß-Gerauer Echo میں بھی ایک اشتہار دیا گیا جس میں جامعہ میں منعقد ہونے والے اس Information Day کی تفصیل درج تھی۔ ان اخبارات کی کل اشاعت 12 ہزار ہے۔

3 اکتوبر کو منعقد ہونے والے جامعہ کے اس Information Day پر مہمانوں کو اسلام سے متعارف کروانے کے لیے ایک نمائش کا انتظام کیا گیا جو کہ بنیادی اسلامی عقائد، تعلیمات اور تاریخ پر مشتمل تھی۔ اس نمائش کو بڑے بڑے بینرز کی شکل میں پیش کیا گیا اور اس نمائش میں بالخصوص ایسے موضوعات کو اجاگر کیا گیا تھا جن کے بارہ میں اس غیر مسلم مغربی معاشرہ میں خاص تعصّب پایا جاتا ہے۔ نیز اس کے ساتھ ہی قرآن کریم کی بھی ایک نمائش کا انتظام کیا گیا تھا جس میں قرآن کریم کے 50 سے زائد مختلف زبانوں میں تراجم رکھے گئے تھے۔

ان نمائشوں کے ساتھ ساتھ کلاس رومز میں تین presentations کا انتظام کیا گیا۔ ان presentations میں بھی بالخصوص تین ایسے موضوعات کا انتخاب کیا گیا جن کے بارہ میں مغربی معاشرہ تعصب کا شکار ہے اور میڈیا بھی ان سے متعلق اسلام کی غلط تصویر پیش کر رہا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل موضوعات discuss کیے گئے۔

ا۔ جہاد کی حقیقت

۲۔ شریعت یا ملکی قانون، مسلمانوں کو کس کی پیروی کرنی چاہیے؟

۳۔ اسلام میں عورت کا مقام

ان موضوعات پر طلباء جامعہ نے اساتذہ کی نگرانی میں presentations تیار کیں جن کا دورانیہ دس منٹ تھا۔ مہمانوں کی آمد کے مطابق طلباء وقفہ وقفہ سے دن بھر یہ presentations پیش کرتے رہے۔ جنہیں مہمانوں نے بہت ہی پسند کیا۔

اس Information Day پر دوپہر بارہ سے ایک بجے تک ایک گھنٹے پر مشتمل ایک خصوصی تقریب کا اہتمام

کیا گیا جس میں Riedstadt کے میئر کے نمائندہ عزت مآب مسٹر Albrecht Eckert نے بالخصوص شرکت کی۔ اس پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد محترم پرنسپل صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ایک مختصر خطاب فرمایا جس میں انہوں نے جامعہ کے قیام کی غرض و غایت اور حصولِ علم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ کے اس افتتاحی خطاب کے بعد جامعہ کے بارہ میں ایک presentation پیش کی گئی۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دورِ مبارک میں مدرسہ احمدیہ میں شروع ہونے والی ''شاخِ دینیات'' سے لے کر اس کے ثمر آور درخت کی صورت میں دنیا کے مختلف ممالک میں قیام، نیز جامعہ احمدیہ جرمنی کے آغاز، طریقۂ تدریس، نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں کے بارہ میں تفصیل سے بتایا گیا۔ اس تقریب کے آخر پر مہمانِ خصوصی عزت مآب مسٹر Albrecht Eckert نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے جامعہ احمدیہ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے اتنے دلچسپ اور معلوماتی پروگرام کا انتظام کیا۔

تقریب کا اختتام دُعا سے ہوا جس کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

جامعہ احمدیہ کے فٹ بال گراؤنڈ میں بچوں کے لئے تفریح اور دیکھ بھال کا انتظام بھی موجود تھا۔ تا کہ ایسے مہمانان، جن کے ہمراہ اگر چھوٹے بچے آئیں، وہ پوری توجہ اور دلجمعی سے نمائشوں کو ملاحظہ کر سکیں اور دیگر تمام پروگرامز میں بھی شامل ہو سکیں اور اس دوران بچے تفریحات سے لطف اندوز ہو سکیں۔

تمام مہمانان جو اس دن تشریف لائے، خدا کے فضل سے ڈیوٹی پر مامور طلباء نے ان کا بھرپُور استقبال کیا۔ اکیلے یا گروپ کی صورت میں آنے والے غیر مسلم احباب کے ساتھ کم از کم ایک طالبِ علم ہمہ وقت ساتھ رہتا۔ جو اُنہیں نمائش دکھاتا، تمام پروگرامز سے متعارف کرواتا، جامعہ کی بلڈنگ اور جامعہ سے ملحقہ ''مسجد عزیز'' کا وزٹ کرواتا، نیز اس دوران ان کے متفرق سوالات کے جوابات دیتے ہوئے اُنہیں اسلام کی صحیح تعلیمات سے روشناس کروانے کی کوشش کرتا۔

چنانچہ تمام مہمانان جو اس Information Day پر جامعہ میں تشریف لائے اُنہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ بعض نے تو تین تین گھنٹے سے بھی زیادہ وقت جامعہ میں گزارا اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ انہیں اسلام کے بارہ میں بہت سے تحفظات اور غلط فہمیاں تھیں۔ لیکن جامعہ کے اس وزٹ، نمائش، Presentations اور طلباء سے باہم گفت و شنید نے اُنہیں اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تصویر دکھائی ہے جو کہ بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے۔

بقیہ صفحہ 2، کالم 1

Vol. 23 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 11
Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

تبلیغی رپورٹ

(عریبک ڈیسک جماعت احمدیہ جرمنی)

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب، مربی سلسلہ۔ انچارج عریبک ڈیسک جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جرمنی پر 100 سے زائد غیر از جماعت عرب مہمانان کرام اور 250 کے قریب عرب احمدی مرد و خواتین نے شرکت کی۔ جن میں نومبائعین کی بھی اکثریت شامل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے موقع پر 6 عرب مہمان بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

طلبہ جامعہ احمدیہ کے علاوہ مکرم سرفراز احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ جرمنی اور عرب احمدی نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد نے مختلف شعبوں میں ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمت کو قبول فرمائے اور اَحسن جزاء عطا فرمائے۔

امسال حضرت خلفیۃ المسیح الخامس ایدہ للہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ احمدی و غیر از جماعت احباب کی نشست بھی منعقد ہوئی۔ جس میں انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قریب سے دیکھنے اور نصائح سننے کا موقع ملا۔

اکثر مہمانوں نے جلسہ سالانہ اور جماعت کے متعلق بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا ان میں سے بعض غیر از جماعت احباب نے MTA 3 کی نشریات میں جماعت اور جلسہ کے متعلق تعریفی کلمات بھی کہے۔ اسی طرح بعض احمدی احباب جو پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے انہوں نے بھی اپنے نیک تاثرات کا اظہار کیا۔ ان میں سے بعض ہدیہ قارئین ہیں۔

تأثرات عرب مہمانان کرام برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء

1۔ ایک سیرین نوجوان علی جاسم بیان کرتے ہیں:۔

الحمدللہ، ایک سچی جماعت اور سچے لوگوں کا جلسہ۔ جو ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور مہمانوں سے بھی محبت کرنے والے اور ایک روحانیت سے بھرپور اجتماع مَیں نے دیکھا۔ جب میں یہاں آیا تو لوگوں کی اتنی بڑی تعداد دیکھ کر مجھے حیرانگی ہوئی اور جب میں نے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو دیکھا تو میں نے اپنے اندر ایک عجیب و غریب تبدیلی محسوس کی جس نے میرے دل کو محبت سے بھر دیا۔ اور میں نے آپ کے چہرے پر نور دیکھا۔ میں حق کی تلاش میں تھا، جو الحمدللہ مجھے یہاں مل گیا اور میں نے سچائی اور نور کے راستے کو پالیا اور میں نے پورے انشراح صدر سے بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

2۔ سوڈان کے ایک غیر از جماعت دوست عبدالکریم محمد صالح صاحب بیان کرتے ہیں کہ:۔

میں نے جلسے میں بہت نظم و ضبط دیکھا۔ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد تھی لیکن سب خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ رہائش اور کھانے کی جگہ بھی بہت پُرسکون اور آرام دہ تھی۔ میں پہلی بار جلسے میں شامل ہوا۔ ماحول بہت روحانی تھا۔ نماز تہجد اور خلیفہ کے ساتھ باجماعت نماز کا اہتمام تھا۔ ہاں، میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سب سے زیادہ منظّم جماعت ہے۔ چھوٹے بڑے سب بغیر کسی تکبر کے اور بڑے انشراح صدر کیساتھ مہمانوں کی خدمت میں لگے ہوئے تھے۔ میں دوبارہ اس جلسے میں شامل ہونے کی خواہش رکھتا ہوں۔

3۔ شام کے ایک غیر از جماعت دوست محمد ابراہیم حسن کُردی بیان کرتے ہیں کہ:۔

میں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوں گا۔ جلسہ بہت اچھا تھا اور ہم نے اِس سے بہت استفادہ کیا۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہماری اَمیر المؤمنین سے بھی ملاقات ہوئی۔ بہت ساری غلط باتیں اور پروپیگنڈا جو ہم نے جماعت احمدیہ کے بارے میں سُنا تھا مثلاً کہ یہ کافر ہیں اور اسی طرح کی دوسری جھوٹی افواہیں۔۔۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ سب جھوٹ ہے۔

4۔ ایک غیر از جماعت سیرین خاتون مکرمہ نہاد مصطفیٰ بیان کرتی ہیں کہ:۔

میں جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں اور انشاء اللہ دوبارہ بھی شامل ہوں گی۔ جلسہ بہت اچھا تھا۔ ہم نے یہاں بہت ساری نئی چیزیں سیکھیں جن کا ہمیں پہلے علم نہیں تھا۔ مجھے یہاں آ کر جماعت احمدیہ کا تعارف ہوا۔ میں اَمیر المؤمنین کو دیکھنا چاہتی تھی اور میری یہ خواہش اس جلسہ میں پوری ہوگئی۔ میں نے اس جلسہ میں کوئی غلط بات نہیں دیکھی۔ اب مجھے علم ہو گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں جو منفی پروپیگنڈا مَیں نے سنا تھا وہ سب غلط ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ وہ ہمیشہ آپ کو اس طرح خدمت کی توفیق دیتا رہے۔

5۔ ایک غیر از جماعت سیرین دوست سامر رمضان جو کہ پہلی دفعہ جلسے میں شامل ہوئے، بیان کرتے ہیں کہ:۔

جہاں تک روحانی ماحول کا تعلق ہے تو جلسے کی تمام کاروائی ہی مثبت تھی جو محبت، اطمینانیت اور سکون سے بھری ہوئی تھی۔ اور جہاں تک خدمت اور انتظامی امور کا تعلق ہے تو وہ انتہائی شاندار تھے اور اُن میں بہت محنت نظر آتی تھی۔ جلسے کے متعلق میری رائے بہت مثبت ہے کیونکہ میرا تعلق چند ایسے احمدیوں سے ہے جو بے مثال اعلیٰ اقدار کے مالک ہیں اور مجھے اس پر فخر ہے۔ مجھے خلیفہ الخامس (اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کے ذریعے جماعت احمدیہ کو عزت و شرف عطا فرمائے) کے دیدار کا بھی شرف حاصل ہوا۔

6۔ ایک مصری نوجوان نومبائع محمد راتب بیان کرتے ہیں کہ:۔

میں جلسہ سالانہ میں پہلی دفعہ شامل ہوا ہوں۔ یہاں میں نے تألیف قلب، اخوت اور محبت کے وہ نظارے دیکھے ہیں جو میں نے اپنی ساری زندگی میں کبھی بھی نہیں دیکھے۔ میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں۔ مجھے خلیفۂ وقت کے دیدار کی بہت زیادہ تڑپ تھی جسے اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا۔ میرے پاس شکر بجالانے کے الفاظ نہیں۔ میں اپنے ان تمام بھائیوں کا جو مہمانوں کی بے لوث خدمت میں لگے ہوئے تھے تہہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

7۔ ایک سیرین نوجوان محمد عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ:۔

جب میں جلسہ کی جگہ پہنچا تو میں نے لوگوں کا ایک سمندر دیکھا۔ جب میں داخل ہوا تو میں نے محسوس کیا کہ میں ایک دوسری دنیا میں ہوں۔ اور میں نے چاہا کہ یہ ماحول کبھی بھی ختم نہ ہو۔ جلسہ کے اختتام پر میں بہت غمگین تھا کہ میں جلسہ کے بعد سکول بھی نہیں گیا۔ جلسہ پر میں خلیفہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور میرے دل میں شدید خواہش ہے کہ وہ ماحول دوبارہ لوٹ آئے، میں نے چھ ماہ سے جماعتی عقائد کے بارہ میں سنا بھی اور کتب بھی پڑھیں اور آج اس ماحول کو دیکھ کر اس سچی جماعت میں داخل ہونے کے لئے بالکل تردّد نہیں ہوا اور آج میں بیعت کر کے اس سچی جماعت میں داخل ہو گیا ہوں۔

8۔ ایک سیرین دوست فؤاد نزال صاحب بیان کرتے ہیں:۔

جلسہ میں آنے سے پہلے ایک احمدی کے ذریعہ سے مجھے جماعت کا تعارف ہو چکا تھا، جماعتی عقائد کو سمجھنے کے لئے میں نے چند کتب کا مطالعہ بھی کیا تھا اور میں جب اپنے احمدی دوست کے ساتھ جلسہ سالانہ پر شرکت کے لئے آیا تو میں نے بالکل مختلف اور نہایت دلکش ماحول پایا، مختلف قوموں اور مختلف زبانوں کے باوجود لوگ آپس میں محبت، اخوت اور ایک دوسرے سے احترام سے پیش آ رہے تھے۔ گویا کہ وہ ایک ہی قوم ہیں۔ یہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی اشاعت کا عمل نمونہ ہے۔ اس طرح کے اخلاق میں نے کبھی بھی کسی اجتماع پر نہیں دیکھے، میرے دل پر اس کا بہت گہرا اثر ہوا۔ میں پہلے بھی خلیفۂ وقت کے خطبات اور خطابات ایم۔ ٹی۔ اے پر دیکھا کرتا تھا، لیکن جب مجھے بالمشافہ آپ کا دیدار نصیب ہوا تو میرے دل میں آپ کے لئے محبت پہلے سے بھی بہت زیادہ بڑھ گئی۔ آپ کی قوت قدسیہ کی تأثیر اور چہرے کی نورانیت عیاں تھی۔ میں ہفتہ کی ساری رات یہ دعا کرتا رہا کہ اے اللہ! اگر یہ جماعت سچی ہے تو مجھے اسی جلسے میں بیعت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرماتے ہوئے مجھے اطمینان قلب عطا فرمایا۔ اور میں بیعت کر کے اس جماعت کا حصہ بن گیا ہوں جو کہ واقعی سچی ہے اور اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرتی ہے۔ اور مجھے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے پر کسی قسم کا رنج و ملال نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے حق پر قائم رہنے کی توفیق اور ثبات قدم

بقیہ صفحہ:2